روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com
منگل 5 جولائی 2016ء 29 رمضان 1437 ہجری 5 وفا 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 153

جمعہ میں آنے کی ترتیب سے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور نماز جمعہ میں آنے کے حساب سے بیٹھیں گے۔ یعنی پہلا دوسرا تیسرا۔ پھر انہوں نے کہا چوتھا بھی اللہ تعالیٰ کے دربار میں بیٹھنے کے لحاظ سے دور نہیں۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب التہجیر حدیث نمبر:1084)

جس قدر جمعہ کی ادائیگی کی تاکید ہے اس قدر عید کی بھی نہیں۔ جب سے دین کی بنیاد ہے تب سے جمعہ کی تعظیم چلی آرہی ہے

جمعۃ الوداع نیکیوں کو وداع کرنے کا نہیں نیکیوں کو اگلے رمضان تک ممتد کرنے والا ہے

جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جس میں ایک مومن جو بھی دعا کرے وہ قبول کی جاتی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جولائی 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم جولائی 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ الجمعہ کی آیات 10 تا 12 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے روزوں کی فرضیت کا حکم دیا تو یہ بھی فرمایا کہ ایاماً معدودات گنتی کے چند دن ہیں۔ آج 25 واں روزہ ہے اور رمضان کا آخری جمعہ ہے۔ اب باقی چار پانچ دن جو رہ گئے ان میں ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ اگر کوئی کمیاں رہ گئی ہیں تو ان کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری پردہ پوشی فرمائے، ہم پر رحم فرمائے اور ہمیں رمضان کی برکتوں سے محروم نہ رکھے۔ فرمایا کہ اس جمعہ کو عام لوگ جمعۃ الوداع بھی کہتے ہیں اور تصور رکھتے ہیں کہ اس جمعۃ الوداع میں ساری دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور ساری نمازیں اور ہر قسم کی عبادتوں کا حق بھی ادا ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ہماری حقیقی راہنمائی فرمائی ہے اور قرب الٰہی کے راستے دکھائے ہیں۔ حضرت مسیح موعود سے سوال کیا گیا کہ جو لوگ جمعۃ الوداع کے دن چار رکعت نماز پڑھتے اور اس کو قضائے عمری کہتے ہیں، کیا یہ جائز ہے تو آپ نے فرمایا جو شخص عمداً سال بھر کی نماز ترک کرتا ہے کہ قضائے عمری والے دن ادا کرلوں گا وہ گنہگار ہے اور جو شخص خالص ہو کر توبہ کرتا ہے اور اس نیت سے پڑھتا ہے کہ آئندہ نماز ترک نہیں کروں گا اس کیلئے ٹھیک ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم تو اس سوچ اور دعا کے ساتھ اس جمعہ کو ادا کر رہے ہیں اور ان بابرکت دنوں کو وداع کر رہے ہیں کہ رمضان میں جو برکتیں ہم نے حاصل کی ہیں، ان پر قائم رہتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اگلے رمضان کا استقبال کریں۔ جو باتیں رمضان میں سیکھی ہیں ان کی جگالی کرتے رہیں گے، ہمیشہ ان کو زندہ رکھیں گے اور کبھی ہمارے قدم خدا کا قرب پانے کے لئے رکیں گے نہیں۔ یہ خدا کا احسان ہے کہ اس نے اپنے پیار کے اظہار کے لئے ہر ساتویں دن جمعہ رکھ کر انہی برکات کو لینے والا بنا دیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جس میں ایک مومن جو بھی دعا کرے وہ قبول کی جاتی ہے۔ مومن تو اللہ تعالیٰ کے قرب کے طریق تلاش کرتا ہے۔ ہر نیکی اللہ تعالیٰ تک لے جانے والی ہے۔ پانچ نمازیں جمعہ سے اگلے جمعہ تک اور رمضان سے اگلے رمضان تک ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔ پس آج ہر ایک یہ عہد کرے کہ یہ جمعہ، یہ رمضان ہمیں اپنی نمازوں کی حفاظت کی طرف توجہ دلانے والا بنے گا، جمعہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والے بنے گا۔ اور جو نیکیاں ہم نے رمضان میں کی ہیں ان کو اگلے رمضان تک پہنچانے کی کوشش کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جمعہ کی صرف رمضان کے ساتھ ہی نہیں بلکہ ہر جمعہ کی اپنی اہمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جمعہ کے دن تجارت کو چھوڑ دیا کرو، نماز کی ادائیگی کے بعد زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو تلاش کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے کی سہولت عطا فرمائی ہوئی ہے۔ خلیفہ وقت کے خطبات سننے چاہئیں۔ مربیان کو جماعتوں میں اپنے خطبہ جمعہ میں خلیفہ وقت کے خطبہ جمعہ سے اقتباسات لے کر احباب کو سنانے چاہئیں۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے زمانے کو جمعہ سے خاص نسبت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کو بھی اس کا ایک خاص حصہ بنا دیا ہے۔ اگر تمہارے کام ہیں تو ان کو جمعہ کے بعد یا پہلے کر سکتے ہو، فرمایا کہ اب تجارتیں مقامی نہیں رہیں۔ اب بین الاقوامی ہونے کی وجہ سے زیادہ مصروف رکھتی ہیں، اسی طرح کھیل اور دوسری مصروفیات ہیں جو بین الاقوامی ہونے کی وجہ سے وقت کا خیال نہیں رکھتیں۔ اس میں تم نے بہرحال جمعہ کی اہمیت کا خیال رکھنا ہے۔ ایک مومن کی ترجیح اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے اس لئے ان کے بارے میں یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ وہ کاروبار کی وجہ سے جمعہ چھوڑتے ہوں گے۔ اگر جمعہ کی حفاظت کرو گے تو دنیاوی رزق میں بھی برکت حاصل کرنے والے بنو گے۔ فرمایا کہ جمعہ پر پہلے آنے والے کو اونٹ جتنا ثواب ملتا ہے اور آخر پر بہت کم رہ جاتا ہے۔ لوگ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے دربار میں جمعہ کے اعتبار سے بیٹھے ہوں گے۔ ایک حدیث میں فرمایا کہ جمعہ کو امام کے قریب آکر بیٹھا کرو۔ ایک شخص جمعہ سے پیچھے رہتا رہتا جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے متواتر تین جمعہ جان بوجھ کر چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔ پس جو لوگ جمعہ میں شمولیت کو سرسری لیتے ہیں ان کیلئے بڑا خوف کا مقام ہے۔ فرمایا کہ بعض مجبور ہیں کہ نہیں آسکتے جیسے غلام، عورت، بچہ اور مریض وغیرہ، ان کے لئے استثناء ہے۔ فرمایا کہ جس قدر جمعہ کی ادائیگی کی تاکید ہے اس قدر عید کی بھی نہیں۔ حضور نے انگریز حکومت کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود کی طرف سے جمعہ کی تعطیل کی کوششوں کا بھی ذکر کیا۔ فرمایا ہمارے ہر عمل اور قول سے دین حق کی حقیقت ظاہر ہونی چاہئے۔ دین حق کے چشمہ سے کیسے سیراب ہو سکتے ہیں، یہی کہ دو حق ہیں، خدا تعالیٰ کا اور مخلوق کا حق ادا کریں۔ پس آج یہ سب عہد کریں کہ ہم عہد بیعت کو پورا کرنے والے بنیں گے۔ رمضان کی برکات کو اپنی زندگی کا ہمیشہ حصہ بنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا درس القرآن و خطبہ عیدالفطر

- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 6 جولائی 2016ء کو بیت الفضل لندن میں درس القرآن ارشاد فرمائیں گے۔ جو ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 4:30 بجے براہ راست نشر ہوگا۔ درس کے بعد دعا بھی ہوگی۔
- مورخہ 7 جولائی 2016ء کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت الفتوح لندن میں خطبہ عیدالفطر ارشاد فرمائیں گے۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست عید ٹرانسمیشن کا آغاز پاکستانی وقت کے مطابق 2 بجے دوپہر ہوگا۔ 2:30 بجے نماز عید کے بعد خطبہ عید نشر ہو گا۔ احباب دونوں پروگراموں سے بھرپور استفادہ کریں۔

نماز کو باقاعدگی اور اہتمام سے ادا کرو

- حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”پہلی چیز نماز کا اہتمام، باقاعدگی سے ادائیگی ہے۔ حتی الوسع باجماعت نماز ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پھر ان نمازوں کو نوافل کے ساتھ سجایا بھی جائے۔ آنحضرت ﷺ سے ایک روایت ہے آپؐ نے فرمایا کہ بَیْنَ الْکُفْرِ ......۔ (ترمذی) کہ کفر اور صلوٰۃ کے درمیان فرق کرنے والی چیز ترک نماز ہے۔ پس اس بات کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ صرف اتنا نہیں کہ تارک نماز، نماز کو چھوڑنے والا یا نمازوں میں کمزوری دکھانے والا، کمزور ایمان والا ہے۔ بلکہ آپؐ نے فرمایا کہ کفر اور ایمان میں فرق کرنے والی چیز ترک نماز ہے۔

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء
مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

آج 27 مئی ہے اس دن جماعت احمدیہ میں خلافت کا آغاز ہوا اور اس کی مناسبت سے جماعت میں یہ دن یوم خلافت کے طور پر منایا جاتا ہے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی اور حضرت مسیح موعود کی قدرت ثانیہ کے متعلق دی ہوئی خوشخبری پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بکھرنے سے بچا لیا۔ ہمیں ایک لڑی میں پرو دیا اور اس حوالے سے ہم یہ عہد بھی کرتے ہیں کہ ہم خلافت احمدیہ کے قیام اور ہمیشہ جاری رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے بھی تیار رہیں گے

جماعت احمدیہ کی گزشتہ 108 سالہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ اس عہد کو پورا کرنے کے لئے ایک کے بعد دوسری نسل نے ثبات قدم کے ساتھ قربانیاں دیں۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی جماعت کے ہر فرد کو جو اس وقت جماعت میں ہے یا آئندہ شامل ہوگا ہمیشہ اس عہد کو نبھانے کی توفیق عطا فرماتا رہے

اگر ہم توحید پر قائم رہیں اور بنی نوع کی ہمدردی میں ترقی کرتے رہیں، خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہیں تو پھر وہ تمام ترقیات جن کا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے وعدہ فرمایا ہے انہیں بھی ہم دیکھنے والے ہوں گے

خلافت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے مقاصد وہی ہیں جس کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا تھا اور وہ یہی ہیں کہ بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کے لئے پوری کوشش کرنا اور بنی نوع انسان کے حق ادا کرنا۔ اس سے زیادہ ہمارا کوئی مقصد نہیں ہے

اس سفر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا کے ساتھ بھی کافی انٹرویو ہوئے۔ غیروں کے ساتھ مالمو بیت الذکر کے افتتاح کے علاوہ ڈنمارک اور سٹاک ہوم (Stockholm) میں دو receptions بھی ہوئیں جس میں دین حق اور قرآن کریم کی صحیح تعلیم کے حوالے سے باتیں ہوئیں تو اکثر نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ آج ہمیں دین کی حقیقی تعلیم کا پتا چلا ہے

ڈنمارک اور سویڈن کے حالیہ دورہ کے دوران منعقدہ مختلف تقریبات، ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات کے نمائندوں کو انٹرویوز اور تقریبات میں شامل مہمانوں کے تاثرات کا ایمان افروز تذکرہ۔ پریس اور میڈیا کے ذریعہ لکھوکھہا افراد تک دین کا پیغام پہنچا

حقیقی خلافت صرف اپنوں کے خوف کو امن میں نہیں بدلتی بلکہ غیروں کے خوف کو بھی امن میں بدلتی ہے اور یہی اکثر تاثرات ہیں جو لوگوں نے بیان کئے ہیں۔ ان کی جو خوف کی حالتیں تھیں وہ یہاں ہمارے فنکشنوں پر آکر امن میں تبدیل ہو گئیں۔ یہ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کی تائیدات بھی ساتھ ہیں جو دین کی خوبصورت تعلیم کا دوسروں پر اثر ڈالتی ہیں

حضرت مسیح موعود سے ہٹ کر اگر کوئی اس زمانے میں خلافت قائم کرنا چاہتا ہے یا چاہے گا تو وہ ناکام ہوگا اور امن قائم نہیں کر سکے گا

یہ خلافت احمدیہ ہی ہے جو اپنوں اور غیروں کے خوف کو امن میں بدل رہی ہے اور مختلف لوگوں کے تاثرات سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات خلافت احمدیہ کے ساتھ ہیں اور کبھی کم نہیں ہوتیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ اگر یہ کسی انسان کا کام ہوتا تو کب کا ختم ہو چکا ہوتا۔ یہ خلافت اور یہ نظام اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ جاری رہنے کیلئے ہے

اگر ہم اپنے وسائل کو دیکھیں تو اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتے کہ اتنی بڑی تعداد تک دین کا پیغام پہنچا سکتے ہیں

مکرم چوہدری فضل احمد صاحب وقف آف ننکانہ کی نماز جنازہ حاضر۔ مکرم داؤد احمد صاحب شہید آف کراچی اور مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب کی نماز جنازہ غائب اور مرحومین کا ذکر خیر

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 مئی 2016ء بمطابق 27 ہجرت 1395 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

آج 27 مئی ہے اور جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے اس دن جماعت احمدیہ میں حضرت مسیح موعود کے وصال کے بعد خلافت کا آغاز ہوا اور اس کی مناسبت سے جماعت میں یہ دن یوم خلافت کے طور پر منایا جاتا ہے یا اللہ تعالیٰ کے وعدے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور حضرت مسیح موعود کی قدرت ثانیہ کے متعلق دی ہوئی خوشخبری پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بکھرنے سے بچا لیا۔ ہمیں ایک لڑی میں پرو دیا۔ اور اس حوالے سے ہم یہ عہد بھی کرتے ہیں کہ ہم خلافت احمدیہ کے قیام اور ہمیشہ جاری رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے بھی تیار رہیں گے۔

جماعت احمدیہ کی گزشتہ 108 سالہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ اس عہد کو پورا کرنے کے لئے ایک کے بعد دوسری نسل نے ثبات قدم کے ساتھ قربانیاں دیں۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی جماعت کے ہر فرد کو جو اس وقت جماعت میں ہے یا آئندہ (-) شامل ہوگا ہمیشہ اس عہد کو نبھانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

حضرت مسیح موعود نے اپنی بعثت کا مقصد بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا اور اللہ تعالیٰ کے تمام حقوق ادا کرنا اور بندوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلانا بتایا ہے۔ رسالہ الوصیت میں بھی خلافت کے قیام کی خوشخبری عطا فرما کر حضرت مسیح موعود نے ان باتوں کو ہی ہمیں اپنی زندگی کا حصہ بنانے کے لئے ہدایت فرمائی ہے۔ چنانچہ رسالہ الوصیت میں ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

''اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کے منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم

خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اُس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔‘‘

فرمایا: ’’کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔‘‘

پس اگر ہم توحید پر قائم رہیں اور بنی نوع کی ہمدردی میں ترقی کرتے رہیں، خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہیں تو پھر وہ تمام ترقیات جن کا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے وعدہ فرمایا ہے انہیں بھی ہم دیکھنے والے ہوں گے۔ اس بات کی بھی اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر حضرت مسیح موعود نے ہمیں خوشخبری دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔‘‘

پس اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود کی قائم کردہ جماعت نے ترقی کرنی ہے یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے ہوں گے کہ ہم حقوق اللہ اور حقوق العباد کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ دنیا کی نظر ہماری طرف ہے اللہ تعالیٰ نے بھی یہ کام ہمارے سپرد کیا ہے کہ توحید کو قائم کریں۔ خود بھی اللہ تعالیٰ کے قریب ہوں اور دنیا کو بھی اپنے پیدا کرنے والے واحد و یگانہ خدا کے قریب کرنے کی کوشش کریں اور انسانیت کی قدروں کو قائم کریں۔

گزشتہ دنوں میں سکینڈ ینیوین (Scandinavian) ممالک کے دورے پر تھا تو وہاں بعض اخباری نمائندوں نے اور دوسرے پڑھے لکھے لوگوں نے بھی یہ سوال پوچھا کہ تمہارے مقاصد کیا ہیں۔ میں ان کو یہی بتاتا رہا کہ خلافت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے مقاصد وہی ہیں جس کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا تھا اور وہ یہی ہیں کہ بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کے لئے پوری کوشش کرنا اور بنی نوع انسان کے حق ادا کرنا۔ اس سے زیادہ ہمارا کوئی مقصد نہیں ہے۔ کیونکہ آج کی دنیا میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا خدا تعالیٰ کو بھول رہی ہے اور عموماً خدمت انسانیت کے نام پر اپنے مفادات حاصل کرنے کے لئے خدمت کی جاتی ہے۔ جس سے مزید بے چینیاں پیدا ہو رہی ہیں اور ملکوں اور قوموں کے تعلقات میں دُوریاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اس دَور میں یہ بات دنیا داروں کو بڑی مشکل سے سمجھ آتی ہے کہ بغیر اپنے مفادات کے صرف خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کس طرح تم لوگ یہ کام کر سکتے ہو۔ ابھی شاید ان لوگوں کا، دنیا داروں کا خیال ہوتا ہے کہ محبت پیار کے نام پر تم احمدی لوگ جو ہو، دوسروں کے قریب آ رہے ہو یا لوگوں کو قریب لانے کی کوشش کر رہے ہو اور بعد میں جب تمہاری طاقت ہو جائے، حکومتوں پر قبضہ کرو تو شاید یہ تمہارا مقصد ہو جس کے لئے تم نے یہ طریق کار اختیار کیا۔ سٹاک ہوم (Stockholm) یونیورسٹی کے اسلامیات کے ایک پروفیسر نے بھی ایک موقع پر اس قسم کا سوال کیا تو مَیں نے اسے جو جواب دیا یہ جواب حضرت مسیح موعود کے اس شعر میں ہے کہ

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رِضوانِ یار

اور یہی خلافت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کا مقصد ہے۔ اس سفر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا کے ساتھ بھی کافی انٹرویو ہوئے۔ غیروں کے ساتھ مالمو (بیت) کے افتتاح کے علاوہ ڈنمارک اور سٹاک ہوم میں دو receptions بھی ہوئیں جس میں (دین) اور قرآن کریم کی صحیح تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ اور خلفاء راشدین کے نمونوں کے حوالے سے باتیں ہوئیں تو اکثر نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ آج ہمیں (دین) کی حقیقی تعلیم کا پتا چلا ہے اور ہمیشہ یہی ہوا ہے اور دنیا میں آجکل جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے مختلف جگہوں پر امن کے نام پر جو بھی مجالس ہوتی ہیں، کانفرنسیں ہوتی ہیں، سمپوزیم ہوتے ہیں ان میں لوگ یہی اظہار کرتے ہیں اور آج دنیا میں ایک ہی طرح اور ایک ہی موضوع پر اور اپنی پوری کوشش کے ساتھ مغرب میں بھی اور مشرق میں بھی شمال میں بھی جنوب میں بھی ہر جگہ یہی کوشش کی جا رہی ہے اور وہ اس لئے کہ جماعت احمدیہ خلافت کے ساتھ وابستہ ہے اور اس کی ہدایات پر کام کرتی ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا اکثر لوگوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ حقیقی تعلیم کا ہمیں اب پتا چلا ہے اور آج ہمیں جماعت احمدیہ کے خلیفہ سے (دین) کی حقیقی تعلیم کا علم ہوا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود کے بعد جاری نظام خلافت نے نہ صرف ماننے والوں کی رہنمائی کی اور کرتا ہے یا خلافت رہنمائی کرتی ہے بلکہ دوسروں کو، غیروں کو، (دین) کے مخالفین کو یا (دین) سے خوف کھانے والوں کو بھی صحیح (دینی) تعلیم کے نمونے دکھاتی ہے۔ غیروں پر ہمارے فنکشن میں آ کر کیا اثر ہوتا ہے؟ اِس وقت اِس کے چند نمونے میں پیش کرتا ہوں۔

ڈنمارک میں ہوٹل میں ایک ریسیپشن (reception) تھی جس میں ممبر آف پارلیمنٹ بھی آئے تھے۔ وہاں کے کلچر اور مذہب کے منسٹر بھی تھے، میئر اور سیاستدان بھی، مختلف علمی شخصیات بھی اور ایمبیسیوں کے نمائندے بھی آئے تھے۔ انہوں نے اس فنکشن کو سنا، دیکھا اور بلاتخصیص ساروں نے اظہار کیا کہ ہمیں (دین) کی صحیح تعلیم کا علم ہوا ہے۔

Sten Hoffman ایک ڈینش مہمان تھے۔ کہنے لگے کہ خلیفہ کی تقریر سن کر مجھے بہت زیادہ تسکین ہوئی اور خوشی ہوئی ہے کہ آج کے اس دور میں ایسے پیغام کی نہایت اشد ضرورت تھی۔ پھر کہنے لگے کہ اللہ کرے کہ سکینڈے نیویا میں خلیفہ کے الفاظ بہترین رنگ میں سمجھے جائیں۔

پھر وہاں کا ڈنمارک کا ایک شہر ناکسکو ہے۔ وہاں سے کافی بڑی تعداد میں لوگ آئے ہوئے تھے۔ اس شہر کے میئر بھی، سیاستدان بھی اور دوسرے پڑھے لکھے لوگ بھی۔ وہاں کی کونسل کے ایک ممبر تھے، وہ کہتے ہیں کہ خلیفہ کی تقریر بہت اثر رکھتی تھی۔ مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ لاکھوں (مومن) بغیر کسی خوف کے محض دنیا میں امن کے قیام کی خاطر ایک روشن مینار کی طرح کھڑے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو جماعت احمدیہ سے منسلک ہیں۔

پھر ایک مہمان نے کہا: تقریر کے بعد میرے میز پر بیٹھے تمام لوگ (دین) کو صحیح سمجھنے کے حوالے سے بات کر رہے تھے۔ لوگ کہہ رہے تھے کہ یقیناً یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ (دین) اس خوبصورت انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ خاص طور پر ڈینش لوگ تو (دین) کے ایک پہلو کو ہی جانتے ہیں۔ یہ لوگ جانتے ہی نہیں کہ (دین) کے اندر مختلف فرقے بھی موجود ہیں جو امن چاہتے ہیں۔ کہنے لگے میرے نزدیک یہ بتانا بہت ضروری ہے اور مجھے یقین ہے کہ آج اس تقریب میں شامل تمام مہمان ایک نئے عزم کے ساتھ گھر جائیں گے اور خاص طور پر ڈنمارک میں جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلط رنگ میں خاکہ بنایا گیا تھا اور پہلی بنیاد وہیں پڑی تھی۔ تو ان کو میں نے یہی کہا تھا کہ اس سے نفرتیں پیدا ہوں گی، امن خراب ہو گا، تباہی اور بربادی آئے گی اور تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔ اور اس بات کو انہوں نے تسلیم کیا کہ گو کہ یہ ایشو ایسا ہے جو ہمارے لئے بڑا احساس ہے کہ ان خاکوں پر بات کی جائے لیکن جس طریقے سے تم نے سمجھایا ہے ہمیں بڑی اچھی طرح سمجھ آ گئی ہے۔

ایک مہمان نے کہا کہ آج کے خطاب کے بعد لوگوں کی (-) کے بارے میں رائے ضرور تبدیل ہو گی۔ کہنے لگا کہ اب مَیں نے (دین) کو بہتر سمجھنے کے لئے ایک قرآن کریم بھی منگوایا ہے۔ جس میں حاشیے بھی موجود ہیں اور آج کی شام کے بعد مجھے اپنی کم علمی کا بھی احساس ہوا ہے۔ کہنے لگے کہ میں قرآن کریم بھی پڑھوں گا۔

جیسا کہ مَیں نے کہا ناکسکو سے لوگ آئے تھے جب وہ تقریب کے بعد واپس جا رہے تھے تو ایک مہمان نے لکھا کہ ہم ہزاروں بار آپ کا بڑا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہتے ہیں یہ کانفرنس زندگی بھر کے لئے ایک یادگار لمحہ کے طور پر ہمیشہ یاد رہے گی، تجربے کے طور پر یاد رہے گی۔ کہنے لگے کوپن ہیگن سے ناکسکو واپسی تک کوچ میں ایک خاص ماحول تھا۔ تمام سفر اس کانفرنس کے بارے میں باتیں ہوتی رہیں اور ہر ایک اس بات سے متفق تھا کہ ہم نے ایک بہت اچھا دن گزارا ہے اور ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملا ہے۔

ایک صحافی نے اپنے جذبات کا اظہار اس طرح کیا کہ بہت کچھ سیکھا اور خلیفہ کی تقریر نے مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا ہے، خاص طور پر اس بارے میں کہ (دین) کی تصویر جو میڈیا میں دکھائی جاتی ہے وہ حقیقت سے بہت مختلف ہے۔ پھر کہنے لگا کہ میں ان کی کسی بات پر کوئی تنقید نہیں کر سکتا کیونکہ ان کی

ساری باتیں ہی پیار محبت اور ایک دوسرے کے احترام کے متعلق تھیں اور انہوں نے کہا کہ یہی چیزیں امن کی کنجی ہیں۔ پھر کہنے لگا کہ انہوں نے ہمیں ایک اور عالمی جنگ کے خطرے کے بارے میں بتایا اور میں اب پریشان ہوں۔ میں نے پہلے بھی ایک دو لوگوں سے سنا ہے کہ ہم عالمی جنگ کے قریب ہیں مگر میں نے اس پر یقین نہیں کیا تھا مگر آج میرا خیال بدل گیا ہے۔ مجھے اب اس کو سنجیدگی سے لینا ہے اور کہا کہ خلیفہ نے اسے ایسے انداز میں پیش کیا ہے کہ مجھے سوچنا پڑے گا۔

پھر ایک مہمان خاتون اپنے جذبات کا اظہار کرتی ہیں کہ یہ باتیں سوچنے پر مجبور کردینے والی تھیں لیکن ایک لحاظ سے پریشان کن بھی تھیں کیونکہ انہوں نے مستقبل کے بارے میں ایک بہت سنگین تصویر کھینچی۔ انہوں نے ہمیں جنگ کے خطرات کے بارے میں خبردار کیا۔ انہوں نے کہا کہ امن کے لئے کوشش کرنے کا ابھی وقت ہے ورنہ ہم بعد میں پچھتائیں گے۔

پھر ایک صاحبہ نے، ڈینش مہمان تھیں کہا کہ آج سے پہلے میں (دین) کے بارے میں منفی باتیں ہی جانتی تھی مگر آج میں نے جو سنا وہ اچھا اور محبت سے بھرا ہوا پیغام تھا۔ میں نے سیکھا کہ ISIS (دین) نہیں ہے اور (دین) کی تعلیم تو یہ ہے کہ تمام مذاہب کی عبادتگاہوں کی رکھوالی کرنی چاہئے۔

ایک اور ڈینش مہمان نے کہا: ایسے آدمی سے ملی جس نے یہ ثابت کرکے دکھایا کہ میڈیا کے ذریعہ سے (دین) کی جو تصویر دکھائی جارہی ہے وہ غلط ہے۔ میں بہت جذباتی اور پُرجوش ہوگئی ہوں۔ میں ایک ایسے شخص سے ملی جس نے مجھے جہاد کا مطلب بتایا۔ میڈیا کی آزادیٔ رائے اور دنیا میں امن کے توازن کو برقرار رکھنے کے بارے میں ان کی باتیں مجھے بہت اچھی لگیں۔

پھر ایک ڈینش مہمان کہنے لگے کہ خلیفہ نے اپنے خطاب میں قرآن کے حوالے دیئے۔ اسی بات سے پتا چلتا ہے کہ ان کے الفاظ خودساختہ نہیں بلکہ حقیقت پر مبنی تھے۔ کہنے لگے ان باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مغرب میں (-) کے لئے انٹیگریشن (Integration) ممکن ہے۔ کیونکہ انہوں نے بتایا کہ (دین) مغربی اقدار کے خلاف نہیں ہے کیونکہ امن، رواداری اور دوسرے کی عزت کرنا مشترکہ اقدار ہیں۔ پھر کہنے لگے سچ کہوں تو ڈینش لوگ (-) سے اور ان جنگوں سے جو مشرق وسطیٰ میں ہورہی ہیں بہت ڈرتے ہیں مگر کم از کم آج کے بعد ہمیں یہ تو پتا چل گیا ہے کہ وہاں پر جو ہو رہا ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یا ان کے مذہب کی غلطی نہیں بلکہ ان کی تعلیم کو بگاڑا گیا ہے۔

یونیورسٹی کے ایک طالبعلم تھے کہتے ہیں کہ ان کے تقریر کے نکات بڑے واضح تھے۔ (دین) کی اقدار کا اظہار جس طرح کیا گیا بڑی واضح تھیں اور یہ ایسی اقدار ہیں جنہیں ہم سب کو اپنانا چاہئے۔ اور کہنے لگے (کہ خلیفہ نے) مجھ پر اور تمام حاضرین پر یہ ثابت کیا ہے کہ (دین) ایک پُرامن مذہب ہے اور یہ قرآن کی آیات کے حوالوں سے ثابت کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور ان کے خلفاء کی مثالوں سے ثابت کیا اور یہ مجھے بڑا اچھا لگا اور جماعت احمدیہ کے مقاصد کو بھی واضح کیا جس سے مجھے صحیح (دین) کو سمجھنے کا موقع ملا۔

ایک اور مہمان نے اپنے جذبات کا اظہار اس طرح کیا کہ جس طریق پر انہوں نے ہماری نسل اور اس وقت درپیش مسائل کے بارے میں بات کی اور قرآن کو بنیاد بنا کر ان مسائل کا حل بتایا وہ بہت ہی اعلیٰ تھا۔ کم از کم مجھے آج سے پہلے ہرگز علم نہیں تھا کہ قرآن انصاف کے بارے میں اتنا کچھ کہتا ہے۔ پھر کہنے لگے کہ (دین) کے بارے میں میرے نظریات بالکل بدل گئے ہیں۔ پہلے مجھے صرف وہی پتا تھا جو میڈیا بتاتا تھا مگر اب میں نے دوسری طرف کی حقیقت کو دیکھ لیا ہے۔ پھر کہنے لگے خلیفۂ وقت نے قرآن کی ایک آیت کا حوالہ دیا ہے جس میں یہ ذکر تھا کہ ان لوگوں سے بھی انصاف کرنا چاہئے جن کو انسان پسند نہیں کرتا اور یہ بھی اچھا لگا کہ انہوں نے بتایا کہ پہلے دور کے مسلمان تو یہود ونصاریٰ سے پیار کا سلوک کرتے تھے۔ اس بات نے میرے دل پر بہت گہرا اثر کیا۔

پھر ہیومنسٹ سوسائٹی سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کہتی ہیں۔ پُرامن پیغام کے بارے میں لوگوں کو بہت کم معلومات ہیں۔ میڈیا صرف بری چیزوں کو سامنے لاتا ہے اور اچھی چیزوں کے بارے میں کچھ نہیں بتاتا۔ ڈنمارک کا سارا میڈیا آج یہاں موجود ہونا چاہئے تھا اور میں اپنے ملک کے لوگوں کے اس رویے سے بہت مایوس ہوئی ہوں۔

پھر ایک ڈینش خاتون ہیں۔ وہ کہنے لگیں کہ مجھے (دین) کے بارے میں کچھ نہیں پتا تھا مگر آج میں نے بہت کچھ سیکھا اور میں خوش ہوں کہ اس لحاظ سے آپ کے خلیفہ میرے استاد ہیں۔ میں مانتی ہوں کہ (دین) پُرامن مذہب ہے۔ پھر یہ کہنے لگیں کہ میری خواہش ہے کہ لوگ ان کے پیغام پر توجہ دیں۔ میں چاہتی ہوں کہ اس تقریر کا ڈینش ترجمہ مل جائے تاکہ میں اسی طرح سے سب الفاظ جذب کرسکوں اور دوسروں کو بھی بتا سکوں۔ پھر انہوں نے کہا کہ خلیفہ کا پیغام پورے ڈنمارک میں پھیلانا چاہئے۔ ہمیں ان کے پیغام کو ماننا ہوگا اور ان سے سیکھنا ہوگا۔ مجھے لگتا تھا کہ سارے (-) پُرتشدد ہوتے ہیں مگر اب مجھے ایسے خیالات رکھنے پر بہت شرم محسوس ہورہی ہے۔ اکثریت ان میں سے اچھی ہے مگر میڈیا نے ہمارے ذہن بھر دیئے ہیں۔ پھر کہا میرے شوہر مجھے آج صبح یہاں آنے سے منع کر رہے تھے کیونکہ انہیں لگ رہا تھا کہ وہاں کوئی حملہ ہوجائے گا یا کوئی خودکش حملہ ہوجائے گا مگر میں نے انہیں آنے پر مجبور کیا کیونکہ میں متجسّس تھی اور اب وہ خوش ہیں کہ وہ بھی آگئے۔ (دونوں میاں بیوی آئے ہوئے تھے) کہنے لگیں بلکہ وہ تو کافی جذباتی ہوگئے ہیں۔ پھر کہنے لگی میں تو یہ کہوں گی کہ جو دعوت کے باوجود نہیں آیا وہ بڑا بیوقوف ہے۔

ایک ڈینش سیاستدان کِم لوفہوم (Kim Lofholm) نے کہا کہ یہ میرا پہلا موقع تھا کہ میں کسی خلیفہ سے ملا ہوں اور ان سے ملنے کا تجربہ میری زندگی میں کسی اور (-) سے ملنے سے بالکل مختلف تھا۔ بتانے والے کو انہوں نے جو کہا (یہ تھا کہ) آپ کے امام (دین) کے بارے میں وہ بات کرتے ہیں جو دوسرے عرب (-) نہیں کرتے جن سے میں ملا ہوا ہوں۔ آپ کے خلیفہ یہ بات بہت واضح کرتے ہیں کہ اسلام تمام مذاہب کو آزادی دیتا ہے۔ کہنے لگے دنیا کو خلیفہ کی آواز سننے کی ضرورت ہے۔ ان کے الفاظ کو دُور دُور تک پھیلنا چاہئے۔ شاید آپ ایک چھوٹی سی جماعت ہوں مگر آپ کا پیغام بہت بڑا ہے۔ پھر کہنے لگے یہ تقریب بہت معلوماتی تھی۔ مثلاً میں نے محمد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے بارے میں جانا مثلاً یہ کہ انہوں نے عیسائیوں کو اپنی مسجد میں عبادت کرنے دی اور یہ بھی کہ وہ ہر قسم کے anti semitism کے خلاف تھے۔

امریکن ایمبیسی کے نمائندہ کہنے لگے کہ خلیفہ نے (دین) کا حقیقی چہرہ دکھایا۔ لوگ برسلز اور پیرس کے حملوں کے بعد (دین) سے ڈرنے لگ گئے تھے مگر خلیفہ نے واضح کیا کہ اس دہشتگردی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ (دین) ایک حکمت اور امن کا پیغام ہے۔ میں ایمبیسیڈر کو تمام نکات بتاؤں گا جن کا خلیفہ نے ذکر کیا ہے اور ان سنگین موضوعات کا بھی بتاؤں گا جن کا خلیفہ نے ذکر کیا ہے یعنی آزادی رائے اور یہ کہ آجکل لوگوں کو آپس میں اکٹھا ہونے کی ضرورت ہے۔

ایک ڈینش مہمان جو ٹیچر ہیں، کہنے لگیں: آج میں نے (دین) کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے اور میں اپنے طلباء کو جاکر وہ سب کچھ بتاؤں گی جو میں نے آپ کے خلیفہ کو کہتے سنا۔ کہنے لگیں کہ بہت سے لوگ ...... سے خوفزدہ ہیں مگر خلیفہ سے میں نے یہ سیکھا ہے کہ ہمیں (دین) سے نہیں بلکہ دہشتگردی اور شدت پسندی سے رکنا چاہئے اور (دین) اور دہشتگردی دونوں ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ کہنے لگیں کہ مجھے لگا تھا کہ میں (دین) کو جانتی ہوں مگر حقیقت میں مجھے کچھ نہیں پتا تھا مثلاً مجھے یہ نہیں پتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیسائیوں اور یہودیوں سے نیک سلوک کرتے تھے۔ اس بات نے مجھے بہت جذباتی کردیا۔ ان کی تقریر بہت متوازن تھی......۔

ایک مہمان نے کہا کہ خطاب جس انداز میں پیش کیا میں نے دیکھا۔ آپ نے دیگر مقررین کی بات کو بھی بہت غور سے سنا۔ پھر کہنے لگیں کہ تیسری جنگ عظیم کے بارے میں آپ کی باتیں بہت بصیرت افروز تھیں۔ ان کو سن کر میں تھوڑا گھبرا بھی گئی ہوں مگر آپ کے خطاب سے ہی پھر ایک قسم کی تسکین محسوس ہوئی۔

مالمو میں بھی (بیت) کے افتتاح میں 140 سے زائد سویڈش مہمان اور ممبران پارلیمنٹ، مالمو سٹی کے میئر، پولیس چیف، سٹی چرچ کے نمائندے، یونیورسٹیوں کے پروفیسر اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہوئے۔

ایک یہودی مہمان نے کہا کہ آج کا یہ دن میرے لئے بہت معلوماتی تھا کیونکہ میں نے ...... کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ کہنے لگے کہ اس دنیا میں (دین) کے بارے میں بہت زیادہ منفی سوچ پائی جاتی ہے اور ہم سب (-) کی شدت پسندی سے ڈرتے ہیں۔ اس لئے میں ایک (-) رہنما کے

صرف اور صرف پیار کے پیغام کو سن کر حیران رہ گیا۔ کہنے لگے کہ انہوں نے کہا کہ آپ کو خدا کی عبادت کرنی چاہئے مگر ساتھ ہی انسانیت سے محبت بھی کرنی چاہئے۔ کہنے لگے خلیفہ نے مجھے ایسا محسوس کروایا کہ (-) بھی ہمارے بھائی ہیں اور اس سے میرے دل میں فلسطینیوں کے لئے رحمدلی بڑھی اور یہ خیال گزرا کہ شاید ان میں سے سب برے نہیں ہیں۔ بہر حال اپنا قصور تو کوئی نہیں مانتا لیکن انہوں نے یہ تسلیم کرلیا کہ ہمیں رحم دکھانا چاہئے۔

ایک خاتون جو عیسائی پرِیسٹ ہیں، ہسپتال میں کام کرتی ہیں۔ کہنے لگیں کہ میرا خیال ہے کہ یہ بالکل درست بات ہے کہ یہاں مالمو میں اور یورپ میں لوگ (-) سے اور...... سے خوفزدہ ہیں اور خلیفہ نے امن کے متعلق اور لوگوں کی ذمہ داریوں کے بارے میں اس حوالے سے کہ ذمہ داریاں کیا ہیں بڑی اہم باتیں کی ہیں۔ انہوں نے ہمیں ایک (بیت) کے مقاصد کے بارے میں بتایا اور میں امید کرتی ہوں کہ وہ دوسروں کو ان مقاصد کے بارے میں قائل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ یقیناً انہوں نے مجھے تو قائل کرلیا ہے۔ (بیت) کے مقاصد کا یہ موضوع بہت ضروری تھا اور اس کا ہر لفظ بامعنی اور گہرا تھا۔ پھر کہنے لگیں کہ انہوں نے پیغام دیا کہ ایک دوسرے سے خوف نہیں کرنا چاہئے بلکہ ایک دوسرے کو سمجھنا چاہئے اور ایک دوسرے کے خیالات بانٹنے چاہئیں۔ پھر کہنے لگیں حقیقت تو یہ ہے کہ آپ کے خلیفہ کی تقریر نے مجھے ہلا دیا ہے۔ میں بہت جذباتی ہوگئی ہوں۔ آج میں نے ایک (-) سربراہ کو صرف امن کے بارے میں بولتے سنا اور انہوں نے مجھے بتایا کہ (دین) انسانیت کی خدمت کا مذہب ہے۔ ان کی تقریر کا بہترین حصہ یہ تھا کہ انہوں نے کہا کہ انسانیت کو اپنے خالق کو پہچاننا ہوگا اور خدا پر پختہ یقین رکھنا چاہئے۔ یہی میرا بھی نظریہ ہے۔

مالموشہر کے میئر اینڈرسن صاحب نے کہا کہ ایڈریس میں قیام امن کی یقین دہانی کروائی بلکہ اس شہر اور علاقہ میں تعمیر ہونے والی (بیت) کے حقیقی مقاصد بھی بیان کئے۔ پس اس (بیت) کو ہم اس شہر میں قیامِ امن اور انٹیگریشن کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

ایک صحافی نے کہا: بڑی حیرت ہے کہ اس (بیت) کے اخراجات جماعت کے لوگوں نے اپنی جیب سے ادا کئے۔ یہ بات میرے لئے نہایت حیرت کا باعث تھی کیونکہ یہ کوئی معمولی رقم نہیں تھی بلکہ تیس ملین کرونر کی بات ہے۔ پھر کہنے لگے آپ لوگوں نے سارا کام خود کیا۔ بڑی کامیابی ہے۔ بہت متاثر ہوں۔ یہ کہنے لگے کہ دہشتگردی اور ظلم وستم کے واقعات دیکھتا ہوں مگر آپ لوگ ان سے مختلف ہیں۔ انہوں نے اپنا واقعہ سنایا۔ کہنے لگے کہ ایک عرصہ پہلے میں ایک سُپر مارکیٹ میں جا رہا تھا۔ وہاں ایک شخص نے مجھے پوچھا کہ کیا میں مسلمان ہوں۔ اس پر میں نے اسے بتایا کہ نہیں، میں مسلمان نہیں ہوں۔ عیسائی ہوں۔ وہ مجھے کہنے لگا کہ اگر تم عیسائی ہو تو جہنم میں جاؤ۔ پس کہتا ہے (-) کی یہ سوچ ہے لیکن آپ لوگوں کی سوچ بالکل مختلف ہے۔ یہ باتیں آپ احمدیوں میں نظر نہیں آتیں۔

ایک مہمان جو مالمو یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں کہنے لگے خلیفہ کا خطاب نہایت اثر رکھنے والا تھا۔ امن، پیار محبت، رواداری کا نہایت مثبت اور عالمی پیغام ہمیں دیا ہے۔

اسی طرح Malmö University Lund میں اسلامیات کے پروفیسر بھی آئے ہوئے تھے۔ کہنے لگے کہ خلیفہ کا خطاب نہایت دلچسپ اور اپنے اندر اثر رکھنے والا تھا۔ خطاب ختم ہونے کے بعد میں نے دیکھا کہ لوگ خطاب کے حوالے سے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے اور سب لوگ ہی اس سے بہت متاثر نظر آ رہے تھے۔ بعض لوگوں نے تو اس خطاب کی نقل مہیا کئے جانے کا مطالبہ بھی کیا۔ کہنے لگے کہ میں نے دیکھا کہ سب لوگ یہاں اکٹھے تھے جس شخص نے یہاں پر سینوں کی پہلی مسجد تعمیر کی تھی وہ بھی اس تقریب میں آیا ہوا تھا۔ یہودی بھی اس تقریب میں تھے۔ عیسائی بھی تھے۔ دیگر مذاہب والے بھی تھے۔

سویڈش ادارے ''چرچ آف سینٹالوجی'' کے چیف برائے انفارمیشن بھی آئے ہوئے تھے۔ کہنے لگے: خلیفہ نے اپنی تقریر میں ایک فقرہ جو کہا مجھے بہت زیادہ اچھا لگا اور وہ فقرہ یہ تھا کہ ایک بڑے فائدے کی خاطر ہمیں اپنے ذاتی مفادات کو ایک طرف کرنا چاہئے۔

ایک دوست مائیکل جن کے والدین پولش ہیں، سویڈن میں رہتے ہیں کہنے لگے کہ تقریر ہر لحاظ سے مکمل تھی۔ اس میں امن اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کا پیغام تھا۔ انہوں نے افریقہ کا اور افریقہ میں سکول اور جو دوسری سہولیات مہیا کی جا رہی ہیں، ان کا ذکر بھی کیا۔ کہنے لگا کہ مَیں خدا پر یقین رکھتا ہوں مگر یہاں پر اکثر لوگ، جو دوسرے لوگ ہیں وہ عموماً نہیں رکھتے اس لئے میں بہت فخر محسوس کر رہا ہوں کہ ایسا شخص سویڈن آیا جو خدا پر اور ایک خالق پر پختہ یقین رکھتا ہے۔ خطاب کے سننے کے بعد اب میں (دین) سے نہیں ڈرتا بلکہ صرف شدت پسندوں سے ڈرتا ہوں۔ مجھ پر یہ واضح ہوگیا کہ یہ دونوں آپس میں جدا جدا ہیں۔

پھر ایک مہمان (-) حسین عبداللہ صاحب یوگوسلاویہ سے تھے۔ کہنے لگے کہ خلیفہ کے الفاظ نے مجھے چُھو لیا ہے اور میں ان کی ہر بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ انہوں نے (-) کا اس طرز پر دفاع کیا جو دوسرے...... نہیں کر سکتے۔ رواداری اور دوسروں کی مدد پر زور دیا اور کہا کہ (-) کی تعلیم ہے کہ ہم سب ضرورتمندوں کی مدد کریں۔ کہنے لگے کہ اب میں جماعت احمدیہ پر فخر کرتا ہوں۔ لوگوں کے (-) کے بارے میں غلط تأثرات ہیں اور یہ کوئی آسان کام نہیں ہے کہ ان کو درست کیا جائے مگر خلیفہ اس کام میں سب سے آگے ہیں۔

ایک سویڈش مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ اس شام نے مجھ کو بے حد متاثر کیا ہے اور میں نے سیکھا ہے کہ (دین) کیا ہے۔ خلیفہ نے چند ہی منٹوں میں بہت سے موضوعات پر بات کی اور (دین) کا اس رنگ میں دفاع کیا جو کہ میں نے پہلے کبھی نہیں سنا۔ کہنے لگا انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ بعض...... برے ہیں مگر خلیفہ نے قرآن کریم کا حوالہ دے کر یہ ثابت کیا کہ ایسے لوگ قرآن کی تعلیم کے خلاف جا رہے ہیں۔

اس کے حوالے سے ایک سیاستدان نے تقریر میں کہا کہ آپ کو ایک حقیقی (مومن) سے امن محسوس کرنا چاہئے اور میں جب تقریب میں تھا تو میں واقعی امن محسوس کر رہا تھا۔

ایک عیسائی پادری کہنے لگے کہ مجھے آپ کے خلیفہ کی تقریر کے ہر لفظ سے اتفاق ہے بالخصوص مجھے ان کی یہ بات پسند آئی ہے کہ ہمیں خدا کو یاد رکھنا چاہئے اور یہی مذہب کی بنیاد ہے۔ نیز یہ کہ انہوں نے شروع میں جو قرآن پڑھا تو وہ مجھے بہت روحانی اور ہلا دینے والا لگا۔

ایک مہمان کہنے لگے مجھے آج یوں لگا کہ میں کسی اور دنیا میں ہوں۔ مرکزی موضوع بھی یہی تھا کہ ایک دوسرے کا خیال رکھیں خاص طور پر ان کا جو سب سے کمزور اور ضرورتمند ہیں۔ پھر کہنے لگا خلیفہ نے قرآن کے ذریعہ ثابت کیا کہ مذہب دل کا معاملہ ہے۔ انہوں نے یقیناً مجھے تسلی دلائی اور مجھے امید ہے کہ دوسروں نے بھی جو یہاں موجود تھے اس طرح فائدہ اٹھایا ہوگا۔

ایک مہمان نے کہا کہ آج کے خطاب میں بہت سے موضوعات پر بات کی۔ لوگ کہتے ہیں کہ (دین) شدت پسندی کا مذہب ہے مگر آپ کے خلیفہ کا پیغام اس سے بالکل مختلف ہے۔

پھر ایک سویڈش مہمان نے کہا کہ (دین) کے بارے میں بہت کچھ سیکھا۔ یہ بڑی اچھی بات تھی کہ جس طرح میڈیا ہمیں ہر وقت (دین) کے بارے میں بتاتا ہے کہ یہ ایک متشدد مذہب ہے مگر آج ہمیں اس کے برعکس ہی سننے کو ملا۔ خلیفہ نے ہمیں تسلی دلائی اور ہمارے ڈر کو دُور کیا اور ثابت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پُرامن تھے۔

پھر ایک مہمان نے کہا آج یہاں آنے سے پہلے مَیں (دین) کے بارے میں خوفزدہ تھی مگر آج جو مجھے نظر آیا اور جو میں نے دیکھا وہ بالکل مختلف تھا۔ خلیفہ کا پیغام رحمدلی، ہمدردی اور امن کا پیغام تھا۔ یہ تعلیم دیتے ہیں کہ آپ کو ہر شخص سے اس کے مذہب کی پرواہ کئے بغیر محبت کرنی چاہئے۔ اس نے میرے دل کو چھو لیا نیز یہ بھی سن کر اچھا لگا کہ (دین) ہمسایوں کے حقوق کے بارہ میں تعلیم دیتا ہے۔

اس طرح کے بہت سارے تأثرات مہمانوں کے ہیں۔ بدھسٹ بھی ہیں، عیسائی بھی ہیں اور سب نے اس بات کا اظہار کیا کہ (دین) کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ جو ہے وہ یقیناً شدت پسندی کے خلاف ہے۔

ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے کہا کہ خلیفہ کو ہر جگہ اور ہر پلیٹ فارم پر (دین) کی نمائندگی کرنی چاہئے اور لوگوں کو ان کی بات سننی چاہئے۔ اگر کسی کو (دین) کا کچھ بھی خوف تھا تو وہ آج دُور ہو گیا ہو گا۔ پھر کہنے لگے کہ ایک مہمان نے کہا کہ یہ تقریر آسٹریا کے لوگوں کو دینی چاہئے کیونکہ ان ملکوں میں لوگ (دین) کی نفرت اور (دین) کے خوف میں جنونی ہو چکے ہیں۔ انہیں یہ تقریر سننے کی سخت

ضرورت ہے تا کہ وہ سیکھ سکیں کہ (دین) ایک امن کا مذہب ہے۔ خلیفہ نے بہت خوبصورتی سے (بیوت) کے مقاصد کے بارے میں سمجھایا اور یہ کہ (بیت) کا مطلب امن ہے اور یہ کہ صلوۃ کا مطلب بھی امن اور امان ہے۔ مجھے یہ بھی اچھا لگا کہ آپ کے خلیفہ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے اور صرف امن قائم کرنے کے بارے میں فکر کرتی ہے۔ اور مجھ پر یہ بات بھی بہت اثر انداز ہوئی جب خلیفہ نے کہا کہ احمدی انسانیت کی تکالیف دور کرنا چاہتے ہیں اور ان کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ پھر یہ بھی بہت دلچسپ بات تھی کہ خلیفہ نے بتایا کہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور میں ایک مسجد ضرار کو گرا دیا گیا تھا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ...... صرف امن کی جگہیں ہوتی ہیں۔

سویڈن کے دارالحکومت سٹاک ہوم میں بھی ایک ریسپشن تھی وہاں بھی چھ ممبران پارلیمنٹ شامل ہوئے۔ دوسرے حکومتی اہلکار بھی تھے۔ مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ تھے اور وہاں بھی لوگوں نے بڑے اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔

ایک مہمان نے کہا کہ مجھے آج بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا ہے۔ یہ بہت متاثر کن تھا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اس سے امید بندھی ہے۔ میں بہت شکر گزار ہوں کہ خلیفہ یہاں آئے۔ خلیفہ کے پیغام نے ہمیں احساس دلایا کہ ہم کسی تنازعے کو دیکھ کر آنکھیں بند نہ کر لیا کریں کہ یہ خود ہی ختم ہو جائے گا۔ یہ بہت ٹھوس پیغام تھا اور میں اس کے لئے بہت شکر گزار ہوں۔

پھر ایک مہمان نے کہا کیونکہ آجکل دنیا میں ایسی طاقتیں کام کر رہی ہیں جو انسان کو انسان سے دور کرنا چاہتی ہیں سب کو ایک جگہ اکٹھا کرنے میں آپ ہر لحاظ سے کامیاب ہوئے ہیں کیونکہ جب ہم ملتے ہیں تو ہماری آنکھیں کھلتی ہیں اور ہمیں مزید کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔

عراق سے آنے والے ایک عیسائی مہاجر سلام صاحب نے کہا کہ میں نے عراق میں کبھی ایسی باتیں نہیں سنیں۔ وہاں لوگ (دین) کی وہ شکل پیش نہیں کرتے جو آپ کے خلیفہ بتا رہے ہیں۔ کاش کہ عراقی لوگ خلیفہ کی بات سن لیتے تو ہمیں اس طرح ہجرت نہ کرنی پڑتی اور یہاں سویڈش لوگوں کے سامنے بھکاری بن کر نہ آنا پڑتا۔ یہاں سویڈش لوگوں کو لگتا ہے کہ میں کوئی حق جمانے آیا ہوں۔ یہ احساس میرے لئے بہت برا ہے۔ عراق میں آپ کے خلیفہ جیسا ایک شخص بھی نہیں ہے۔ خلیفہ تو صاف صاف بات کرتے اور بتاتے ہیں کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ آپ کی جماعت تمام (-) فرقوں سے بہتر ہے۔

پھر ایک مہمان کہتی ہیں کہ جو پیغام خلیفہ نے دیا یہی اصل پیغام ہے جو تمام مذاہب نے اپنے آغاز میں دیا ہے۔ ہر مذہب کی بنیادی تعلیم یہی ہے۔ خلیفہ یکسانیت کی طرف بلا رہے ہیں۔ آپ کی باتیں سن کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ دنیا کے مسائل مذہب کی وجہ سے نہیں ہیں۔ اگر...... کے ساتھ ہمارے اختلافات ہیں تو وہ مذہب کے نہیں ہیں بلکہ کلچر کے ہیں۔

ڈنمارک میں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں جو کوریج ہوئی ہے اس میں اس کا ایک نیشنل اخبار ''کرسچن بلادت'' ہے۔ اس نے ہوٹل میں جو فنکشن ہوا تھا اس کی خبر دی۔ پڑھنے والے تو پچاس ہزار ہی ہیں۔ اسی طرح ایک اور ریڈیو 24 کی جرنلسٹ انٹرویو کے لئے مشن آئی اور تقریباً پونے گھنٹے کا انٹرویو لیا اور پھر اس کو ڈینش ترجمہ کے ساتھ من وعن شائع کیا، سنایا۔ اس ریڈیو کے ایک وقت میں سامعین کی تعداد پچیس سے چالیس ہزار ہے۔ ٹی وی پی آر نے اپنی خبروں میں کوریج دی۔ اس کے سامعین کی تعداد دو ملین ہے۔ اسی طرح دوسرے میڈیا وغیرہ کے ذریعہ کل تقریباً تین ملین افراد تک (دین) کا یہ پیغام پہنچا رہا یا پہنچا۔

اسی طرح سویڈن میں مختلف اخباروں اور ریڈیو چینل، ٹی وی چینل وغیرہ کے چھ انٹرویو ہوئے اور نیشنل ٹی وی پر انہوں نے خبریں بھی دیں۔ اس طرح مجموعی طور پر تقریباً آٹھ ملین کے قریب لوگوں تک سویڈن میں بھی پیغام پہنچا۔

پس جس طرح جماعت کا پیغام پہنچ رہا ہے اور جس طرح لوگوں کے تاثرات ہیں وہ میں نے بیان کئے ہیں۔ عمومی طور پر (دین) کی تعلیم سن کر ان لوگوں کو حقیقت کا علم ہوا ہے کہ (دین) کی حقیقی تعلیم اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے میں ہے اور اس کے ساتھ ہی سلامتی اور امن کا پیغام ہے اور حقوق العباد ادا کرنا ہے اور یہ لوگوں کو پتا لگ گیا کہ جماعت احمدیہ کیونکہ خلافت کے ساتھ وابستہ ہے اس لئے یہ حقوق ادا کر رہی ہے۔ پس یہ بنیادی چیز ہے کہ ہر احمدی اس بات کو سمجھے کہ خلافت کے ساتھ وابستہ رہ کر ہی یہ حقوق صحیح طور پر ادا ہو سکتے ہیں۔

حقیقی خلافت صرف اپنوں کے خوف کو امن میں نہیں بدلتی بلکہ غیروں کے خوف کو بھی امن میں بدلتی ہے اور یہی اکثر تاثرات ہیں جو لوگوں نے بیان کئے ہیں۔ انہوں نے یہ کہا ہے جس کا خلاصہ میں نے بیان کیا ہے کہ ان کی جو خوف کی حالتیں تھیں وہ یہاں ہمارے فنکشنوں پر آ کر امن میں تبدیل ہو گئیں۔ یہ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کی تائیدات بھی ساتھ ہیں جو (دین) کی خوبصورت تعلیم کا دوسروں پر اثر ڈالتی ہیں۔ اس لئے بعض نے قرآن کریم کو پڑھنے کا بھی اظہار کیا۔ ایک دو کی مثالیں بھی میں نے پیش کیں۔

حضرت مسیح موعود سے ہٹ کر اگر کوئی اس زمانے میں خلافت قائم کرنا چاہتا ہے یا چاہے گا تو وہ ناکام ہو گا اور امن قائم نہیں کر سکے گا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ خلافت اولیٰ کے زمانے میں یا ابتدائی زمانے میں خلفائے راشدین کے زمانے میں جب حقیقی خلافت تھی تو حضرت عمر کے زمانے میں کیا ہوا۔ شام اور عراق میں ایسا امن قائم کیا کہ وہاں کے عیسائی اس وقت جبکہ رومن حکومت نے دوبارہ قبضہ کرنے کی کوشش کی، روتے تھے کہ مسلمان دوبارہ واپس آئیں اور جب مسلمان دوبارہ واپس آئے تو انہوں نے خوشیاں منائیں۔

لیکن اب کیا ہو رہا ہے۔ شام اور عراق میں خلافت کے نام پر جو تحریک شروع ہوئی ایک تو اس میں کوئی طاقت نہیں تھی، حقیقت نہیں تھی اور شروع میں جو ابتدائی طاقت تھی وہ بھی اب ختم ہو گئی اور کوئی زور نہیں رہا۔ جو کام خلافت کے نام پر شروع ہوا تھا دو تین سال میں بلکہ اس سے بھی کم عرصے میں وہ صرف ایک تنظیم کا نام رہ گیا جس نے نہ اپنوں کو امن دیا ہے نہ غیروں کو امن دیا ہے۔ وہاں جانے والے بہت سے ایسے ہیں جو (دین) اور خلافت کے نام پر ایک جذبے کے ساتھ گئے تھے۔ یہاں سے، یورپ سے بھی جاتے رہے لیکن غیر (دینی) حرکتیں دیکھ کر مایوس بھی ہوئے۔ کئی ان میں ایسے ہیں جو واپس آنا چاہتے ہیں لیکن نہیں آ سکتے۔ یہ بھی میڈیا میں آ رہا ہے۔ خوف کی حالت میں رہ رہے ہیں۔ تمام راستے ان کے لئے بند ہیں۔

شدت پسندی کا یہ حال ہے کہ گزشتہ دنوں ایک خبر تھی کہ ایک عورت کا چھوٹا دودھ پیتا بچہ بھوک سے تڑپ رہا تھا اور گھر کا فاصلہ دور تھا۔ عورت نے بالکل ایک علیحدہ جگہ جا کر درخت کے نیچے بچے کو دودھ پلانا شروع کیا تو اس وقت یہ (دین) کے نام نہاد ٹھیکیدار اور (دین) کی حفاظت کرنے والے آ گئے اور ان نام نہاد خلافت کے سپاہیوں نے اس عورت سے اس کا بچہ چھینا کہ تم سڑک پر بیٹھی دودھ پلا رہی ہو۔ حالانکہ بالکل ایک علیحدہ جگہ تھی اور پھر بچہ چھین کر گولیاں مار کر اس عورت کو مار دیا۔ تو یہ وہ ظلم ہیں جو وہاں ہو رہے ہیں اور مارا اس بات پر کہ تم یہ غیر (دینی) فعل کر رہی ہو۔ انہوں نے تو اپنوں کا امن بھی چھین لیا ہے تو غیروں کو انہوں نے کیا امن دینا ہے۔

جیسا کہ میں نے مثال دی کہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں تو عیسائی بھی اس بات پر خوش تھے کہ ہمیں مسلمان امن دے رہے ہیں اور عیسائی امن نہیں دے رہے اور آج اس کے بالکل الٹ ہو رہا ہے۔ لیکن یہ خلافت احمدیہ ہی ہے جو اپنوں اور غیروں کے خوف کو امن میں بدل رہی ہے اور مختلف لوگوں کے تاثرات سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات خلافت احمدیہ کے ساتھ ہیں اور کبھی کم نہیں ہوتیں اور جیسا کہ میں نے کہا کہ گزشتہ 108 سال کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ اگر یہ کسی انسان کا کام ہوتا تو کب کا ختم ہو چکا ہوتا۔ پس یہ حضرت مسیح موعود کی جماعت کا قیام اور خلافت کا وعدہ الٰہی وعدہ ہے اور وہی چیز جو حضرت مسیح موعود کے زمانے میں تھی لوگوں نے وہ ختم کرنے کی کوشش کی لیکن ختم نہیں ہوئی۔ وہ آج بھی کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کبھی ختم نہیں کر سکتے اور یہ خلافت اور یہ نظام اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ جاری رہنے کے لئے ہے۔

اگر ہم اپنے وسائل کو دیکھیں تو اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتے کہ اتنی بڑی تعداد تک (دین حق) کا پیغام پہنچا سکتے ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے یہ فیصلہ کر لیا ہو کہ اس نے یہ پیغام زمین کے کناروں تک پہنچانا ہے تو پھر ان ترقیات کو کون ہے جو روک سکتا ہے۔ کوئی دنیاوی طاقت روک نہیں سکتی اور ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہمیشہ وفا کے ساتھ خلافت احمدیہ کے ساتھ

منسلک رکھے اور ہم اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو مزید شان سے جلد از جلد پورا ہوتا ہوا دیکھ سکیں۔

نماز کے بعد میں تین جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ایک جنازہ حاضر ہے اور دو غائب۔ جنازہ حاضر ہے مکرم چوہدری فضل احمد صاحب وقف کا ہے جو ماسٹر غلام محمد صاحب مرحوم آف ننکانہ کے بیٹے تھے۔ 23 مئی 2016ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ (-)۔آپ حضرت عمر دین صاحب بنگوی (رفیق) حضرت مسیح موعود کے نواسے اور مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر مرحوم کے بھتیجے تھے۔ لمبا عرصہ منڈی بہاؤالدین میں رہے۔ پھر جرمنی شفٹ ہو گئے۔ چند سال سے لندن میں (بیت) فضل کے حلقہ میں مقیم تھے۔ساری زندگی مختلف عہدوں پر جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ منڈی بہاؤالدین میں بھی سیکرٹری مال، سیکرٹری تعلیم القرآن اور امام الصلوٰۃ وغیرہ عہدوں پر فائز رہے۔ جہاں بھی رہے سینکڑوں بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق ملی۔ 1987ء کے رمضان المبارک میں کلمہ طیبہ کے کیس میں اسیر راہ مولیٰ رہنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔انتہائی نیک، صالح، قرآن کریم سے محبت کرنے والے شفیق اور بزرگ انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرم داؤد احمد صاحب شہید ابن مکرم حاجی غلام محی الدین صاحب کا ہے جو کراچی میں رہتے تھے۔ 24 مئی 2016ء کو 60 سال کی عمر میں مخالفین احمدیت نے رات تقریباً 9 بجے آپ کو گھر کے باہر فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ (-)۔تفصیلات کے مطابق داؤد احمد صاحب اپنے گھر کے باہر ایک غیر از جماعت کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ان کے دوست ابھی تھوڑے فاصلے پر ہی تھے کہ اسی دوران ایک موٹر سائیکل پر سوار دو نامعلوم افراد آئے اور پیچھے بیٹھے ہوئے شخص نے موٹر سائیکل سے اتر کر آپ پر فائرنگ کر دی۔ غیر از جماعت دوست ان کی مدد کے لئے آگے بڑھے تو حملہ آوروں نے ان کی ٹانگوں پر بھی فائر کئے اور موقع سے فرار ہو گئے۔ فائرنگ کے نتیجہ میں مکرم داؤد صاحب کو تین گولیاں لگیں جو سینے اور پیٹ سے آر پار ہو گئیں۔ فائرنگ کی آواز سن کر ارد گرد سے لوگ جائے وقوعہ پر جمع ہو گئے اور انہوں نے مکرم داؤد صاحب کو فوری طور پر قریبی واقع ہسپتال میں پہنچایا جہاں سے فرسٹ ایڈ کے بعد دونوں کو لیاقت نیشنل ہسپتال شفٹ کر دیا گیا جہاں ڈاکٹرز نے داؤد صاحب کا آپریشن بھی کیا لیکن پیٹ میں لگنے والی گولیوں نے جگر اور بڑی اور چھوٹی آنت کو شدید متاثر کیا تھا۔ سینہ میں لگنے والی گولیوں سے بہت زیادہ خون ضائع ہو گیا تھا اس لئے جانبر نہ ہو سکے اور آپریشن کے دوران ہی جام شہادت نوش فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ (-)۔ان کے غیر از جماعت دوست جو زخمی تھے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہیں۔

شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا حضرت مولوی الف دین صاحب آف چونڈہ ضلع سیالکوٹ کے ذریعہ سے ہوا تھا جنہوں نے حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی تھی۔ پھر یہ خاندان ربوہ شفٹ ہو گیا اور 1956ء میں ربوہ میں ان کی پیدائش ہوئی۔ان کے والد نیوی میں ملازم تھے پھر یہ کراچی چلے گئے اور وہاں پھر انہوں نے تعلیم حاصل کی۔ان کا ایک حادثے میں بازو بھی ضائع ہو گیا تھا لیکن انہوں نے کبھی بازو کی کمی کو اپنے کام میں حائل نہیں ہونے دیا۔ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ بڑے نرم مزاج، علاقے کی ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ایماندار، نیک دل، نیک سیرت، شریف النفس انسان تھے۔ وقوعہ کے بعد تحقیق کرنے والے ادارے جب علاقے کے لوگوں سے معلومات لے رہے تھے تو ہر شخص کا یہی کہنا تھا کہ یہ شخص تو کسی سے جھگڑا نہیں کر سکتا۔ جھگڑا کرنا تو دُور کی بات ہے یہ تو دوسروں کی مدد کیا کرتے تھے اور دوسروں کے کام آنے والے نیک انسان تھے۔ جماعتی خدمات میں بھی پیش پیش رہے۔آپ کا گھر عرصہ 18 سال تک نماز سینٹر کے طور پر استعمال ہوتا رہا اور اسی طرح انصار اللہ اور جماعتی کاموں میں بھی خدمت کی ان کو توفیق ملی۔ ان کا ایک بیٹا اس وقت جامعہ احمدیہ میں چوتھے سال میں پڑھ رہا ہے۔ان کے دو بیٹے ملک سے باہر کام کر رہے تھے۔اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تیسرا جنازہ مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب کا ہے جو 25 مئی 2016ء کی صبح ربوہ میں 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ (-)۔آپ مکرم مولوی محمد اشرف صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ کے ہاں اکتوبر 1942ء میں قادیان میں پیدا ہوئے۔آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا مکرم منشی محمد رمضان صاحب کے ذریعہ آئی جنہوں نے 1909ء میں بیعت کی تھی۔آپ حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب ہلالپوری کے نواسے اور مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل کے بھانجے تھے۔ آپ کے والد مکرم مولوی محمد اشرف صاحب بھی وقف جدید کے معلم تھے۔ بنیادی تعلیم میٹرک تھی۔ پھر آپ نے 1961ء میں زندگی وقف کی اور جامعہ میں داخلہ لے لیا۔ جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ 1969ء میں وہاں سے شاہد کا امتحان پاس کیا۔اسی دوران ایف۔اے اور مولوی فاضل کا امتحان بھی پاس کیا۔ پھر ان کا تقرر وہاں نظارت اصلاح وارشاد میں اور مختلف جگہوں پر ہوتا رہا۔ادارۃ المصنفین، وکالت تبشیر میں بھی کام کیا اور نظارت تعلیم القرآن میں بھی کام کیا۔اصلاح وارشاد مقامی میں مختلف علاقوں میں مربی کے طور پر کام کیا۔ 90ء سے 98ء تک اشاعت وتصنیف کی نظارت میں کام کیا۔ پھر وکالت دیوان میں 99ء سے 2006ء تک کام کیا۔ 2006ء سے 08ء تک وکالت اشاعت کے ماہنامہ تحریک جدید کے ایڈیٹر رہے۔اکتوبر 2008ء سے وفات تک نگران متخصصین (جامعہ کے فارغ التحصیل جو اسپیشلائز کرتے ہیں) ان کے نگران رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے کامیاب مربی، داعی الی اللہ، مناظر تھے۔انہوں نے بعض کتابیں بھی لکھیں۔ انصار اللہ میں بھی خدمت کا موقع ملا اور بڑے دعا گو انسان تھے۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ان کے ورثاء میں ان کی اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ بیٹا یہیں ہے جو باپ کے جنازے پہ جا بھی نہیں سکے۔اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی اور اہلیہ کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور اپنے باپ کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات واعلانات

مکرم داؤد احمد منصور صاحب مربی سلسلہ وفات پا گئے

❁ مکرم احتشام ایوب صاحب لیکچرار نصرت جہاں بوائز کالج ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے تایا مکرم داؤد احمد منصور صاحب مربی سلسلہ اسلام آباد مورخہ 28 جون 2016ء کو اسلام آباد میں وفات پا گئے۔ مرحوم تقریباً 3 سال سے کینسر کے مرض میں مبتلا تھے۔اسی روز بعد نماز عشاء بیت الذکر اسلام آباد میں مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم بفضل اللہ تعالیٰ موصی تھے لہٰذا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ 29 جون کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز فجر مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم بشارت محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔

مکرم مربی صاحب کو تقریباً 43 سال جماعتی خدمات کی سعادت حاصل ہوئی۔ انہوں نے 1974ء میں جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد پریم کوٹ ضلع حافظ آباد 75ء تا 81ء کوٹلی آزاد کشمیر بطور مربی سلسلہ خدمت بجا لائی۔ 1981ء تا 1985ء غانا میں خدمات دینیہ بجالائے۔ اس دوران آپ کو سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کے ساتھ کام کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ 1985ء سے 1989ء دوالمیال ضلع چکوال، 1989ء تا 1995ء اٹک، 1995ء تا 1998ء راولپنڈی، 1998ء تا 2002ء دہلی گیٹ لاہور اور 2002ء تا بوقت وفات اسلام آباد میں خدمت بجالاتے رہے۔

مرحوم نہایت خوش طبع اور علم دوست انسان تھے۔ ''تیس جواہرات'' کے نام سے ایک کتاب تحریر کی جو نہایت سبق آموز واقعات پر مشتمل ہے۔ مرحوم نے لواحقین میں بیوہ محترمہ ناصرہ داؤد صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹا مکرم ناصر احمد صاحب آسٹریلیا، مکرمہ ناعمہ داؤد صاحبہ طالب علم میڈیکل کالج راولپنڈی اور تین بھائی مکرم پروفیسر (ر) ایوب اقبال احمد صاحب وائس پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ حال کینیڈا، مکرم حافظ مسعود اقبال صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ حویلیاں حال لندن اور مکرم میر محمود اقبال صاحب کینیڈا سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ہومیوپیتھک ادویات وعلاج کیلئے بااعتماد نام
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ
ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک
0333-9797797 ☆ 0333-9797798
047-6211399 ☆ 047-6212399

قوموں کی اصلاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ ”قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی“ الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالنے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

تعطیل

مورخہ 6 تا 8 جولائی 2016ء عیدالفطر کی تعطیلات کی وجہ سے روزنامہ الفضل شائع نہ ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

ربوہ میں سحر و افطار و موسم 5 جولائی

انتہائے سحر	3:28
طلوع آفتاب	5:05
زوال آفتاب	12:13
وقت افطار	7:20
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	37 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	27 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

5 جولائی 2016ء

9:15 am	درس القرآن
2:00 pm	رمضان۔ دینی وفقہی مسائل
4:00 pm	درس القرآن

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ضرورت پلاٹ
ایک عدد پلاٹ برقبہ 10 مرلہ (دارالعلوم، دارالنصر ناصر آباد میں) درکار ہے۔ ڈیلر حضرات کے علاوہ خواہشمند حضرات رابطہ کریں۔
0333-1490597,00447440033284

ملٹی لنکس انٹرنیشنل کارگو کوریئر
یادگار روڈ۔ ربوہ
دنیا کے تمام ممالک میں پارسل اور قیمتی دستاویزات بذریعہ DHL اور FedEx مناسب ریٹس
0321-7918563,0333-2163419
047-6213567,6213767

Home Tutors Available
اگر آپ کے بچے پڑھائی میں کمزور ہیں تو ہوم ٹیوشن کیلئے ٹیچرز کیلئے رابطہ کریں۔ نرسری سے میٹرک F.A/F.Sc اے۔ او۔ لیول وغیرہ
رابطہ نمبر لاہور: 0333-4433884

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

ٹاپ برانڈز/ڈیزائنرز ورائٹی دستیاب ہے
ماہ رمضان میں قیمتوں میں مزید کمی
انصاف کلاتھ ہاؤس
Men Women Kids
047-6213961: ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

باٹا سیل میلہ
جاری ہے
بچگانہ جوتے 300/- روپے
لیڈیز جوتے 400/- روپے
جینٹس سینڈل 500/- روپے
باٹا شوز شوروم
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

ثروت ہوزری سٹور
لوکل وامپورٹڈ جرسی، سویٹر، تولیہ، بنیان، جراب، رومال، اور ٹراوزر، شرٹ کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
Ph:0412627489,03007988298

معیاری جرمن و پاکستانی ادویات
معیاری جرمن و پاکستانی ہومیو پیتھک ادویات، پوٹینسیاں، مدر ٹنکچرز، بائیوکیمک ادویات ٹکیاں، گولیاں، خالی ڈبیاں، ڈراپرز رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔
نیز ادویات کے بریف کیسز بھی دستیاب ہیں۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو۔ کالج روڈ اقصیٰ چوک ربوہ

الحمید جدید ہومیو سٹور
معیاری جرمن فرانس ادویات دیگر سامان ہومیو پیتھی
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
فون: 047-6211510
0344-7801578
سراج مارکیٹ ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر پیج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 047 6214510
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

ہوزری کی دنیا میں بلند مقام ہے
لائل پور فیصل آباد کا پرانا نام ہے
لائل پور ہوزری سٹور
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
0412619421: طالب دعا: چوہدری منور احمد ساہی

Study in
USA
&
Canada
Without & With
IELTS
After Study get P.R
Only With IELTS
or O-Level English
*Wichita State University
*Wright State University
*Algoma University
*University of Manitoba
*The University of Winnipeg
*University of Windsor
* Georgian College
*Humber College Toronto
*University of Fraser Valley
*Niagara College
EC Education Concern
Student can contact us from any city & any country
67-C, Faisal Town, Lahore, Pakistan
+92-42-35177124 / 0302-8411770 / 0331-4482511
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com Skype counseling.educon

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

SERVICE LIKE NEVER BEFORE
HOOVERS WORLD WIDE EXPRESS
کورئیر اینڈ کارگو سروس
لاہور کے بعد اب راولپنڈی، اسلام آباد اور مضافات میں بھی سروس کا آغاز
UK، جرمنی، یورپ، امریکہ، کینیڈا اور پوری دنیا میں کہیں بھی سامان و کاغذات بھجوانے کے لئے رابطہ کریں۔ آپ کی ایک فون کال پر پک کی سہولت فراہم کی جائے گی۔
جلسہ اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکیجز
بلال احمد انصاری
0423-7428400,051-4341232
0321-4866677,0333-6708024
(ان نمبرز کے علاوہ کسی نمبر پر رابطہ کیا گیا تو کمپنی ذمہ دار نہ ہوگی)
لاہور آفس ایڈریس:۔ دکان نمبر PMA,24-25 ٹریڈ سنٹر بالمقابل کیمپ جیل فیروزپور روڈ لاہور
راولپنڈی و اسلام آباد آفس ایڈریس:۔ دکان نمبر B3۔ پیرس پلازہ مین ڈبل روڈ سیکٹر II خیابان سرسید نزد گرلز کالج راولپنڈی

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters
Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
• Intermediate with above 60%
• A-Level Students
• Bachelor Students with min 70%
• Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com

FR-10